سوال

(519) مستورات کوٹاکیز سینما وغیرہ دکھلانا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مستورات کوٹاکیز سینما وغیرہ دکھلانا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مستورات کوایسی مجالس میں لے جانا، ان کو ذہنیت پر برا اثر ڈالتا ہے ۔

نوٹ

سینما بائیسکوپ فلم آج کل برے وسیع پیمانے پر بطور تجارت وروزگار کے اپنایا جارہا ہے جس میں بے شمار منکرات ہیں ان کی تفصیل کے لئے مندرجہ ذیل تشریح ملاحظہ کیجیئے ،

تشریح

(از قلم حضرت العلام مولانا ابو الفضل عبدالحنان صادہلوی)

مغربی دنیا فخر کرتی ہے اوراسے ناز ہے کہ وہ اپنے علوم وفنون اور ایجادات سے تمام بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچا رہی ہے لیکن اہل مغرب نے کبھی اس پر غور کیا ہے کہ ان کے علوم و فنون سے دنیا کو نقصان کس قدر پہنچ رہے ہیں ۔

یورپ کے علوم وفنون اوراس کی ایجادات واختراعات کی منفعت بخشی کے ہم معترف اورقائل ہیں اس نے بری وبحری وشوارگذار راستوں کو آسان سے آسان تر کردیا انسان آسمان پر اڑنے لگا زمین کی طویل مسافتیں چند دنوں اور گھنٹوں میں طے کی جانے لگیں چند منٹوں بلکہ لمحوں میں دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک دم بدم کی خبریں اور تقریریں سن سکتا ہے یہ سب کچھ صحیح اور بجا مگران علوم وفنون کی ایجادواختراع کی روزافزوں ترقی ہی نے یورپ کی جوع الارضی کواس قدر تیز کردیا ہے کہ اسے کسی طرح قناعت نہیں ہوتی اہل یورپ نے تقریباً تمام مشرقی قوموں کا اپنا غلام اور محکوم بنا لیا ہے اوراگر کوئی قوم خوش نصیبی سے اب تک ان کی گرفت سے بچی ہوئی ہے تو نہیں کہا جاسکتا ، کہ ان کی

آزادی بھی کب تک برقرار رہے۔

بہاور حبشیوں کی دردناک تباہی کا جگرپاش منظر بھی ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، حبشیوں کو اطالیوں کی تہذیب وشائستگی اوران کی شجاعت ومردانگی نے نہیں بلکہ تباہ کن ایجادات واختراعات نے غارت کیا جنگیں پہلے بھی ہوا کرتی تھیں لیکن پہلے نہ اس درجہ ہوس ملک گیری تھی نہ ایسے تباہ کن حالات کے کہ آنا فاناً میں ساری دنیا میں امن وامان درہم وبرہم ہو جائے یہ سب یورپ کے علوم وفنون اوراس کی ایجادواختراع سے صرف امن وامان ہی کو نقصان نہیں پہنچ رہا ہے بلکہ مذہب واخلاق اور تہذیب وشرافت کی وہ تباہی ہورہی ہے کہ الامان والحفیظ۔

سینمایورپ کی ایک عالم فریب مخرب اخلاق ایجاد ہے پہلے تو تصویریں جانداروں کی طرح صرف نقل وحرکت ہی کرتی تھیں لیکن سنا ہے کہ اب وہ باتیں کرنے اورگانے بھی لگی ہیں اس سے اس کی دلآویزی میں بیش از بیش اضافہ ہوگیا ہے یہ ایجاد بھی اپنے اندر بہت سی تباہیوں اور بربادیوں کا سامان رکھتی ہے جہاں یورپ اورامریکہ سے بہت سی دبائیں ہندوستان میں آئیں سینمابھی آیا یورپ اورامریکہ کی خوش حالی، دولت مندی فارغ البالی کی انتہا نہیں ہے وہاں مال ودولت کی بارش ہوتی ہے اس کے برعکس ہندوستان مفلس وقلاش ہے نوے فی صد آدمیوں کو بھی دونوں وقت پیٹ بھر کر روٹی نہیں ملتی لیکن سینمار کی دل چسپیوں کا یہ حال ہے کہ دن بھر مزدوری کرکے تین چار آنے پیسے کمانے والا بھی سینما دیکھے بغیر نہیں رہتا خواہ اس کے اہل واعیال رات کو بھوکے س جایا کرتے ہوں، سینما نے جہاں ہندوستان کو مالی تباہی وبربادی کے گڑھے میں دھکیل دیا ہے وہاں ہندوستانی شرافت و تہذیب جنازہ بھی نکال دیا ہے بداخلاقی وبے حیائی عام کردی ہے اب سینما کی تباہ کاریاوبرق پاشیاں مردوں سے گذر کر عورتوں تک پہنچ چکی ہیں ہزاروں شریف گھرانوں کی بہو، بیٹیاں سینما میں جاتی ہیں اورنہایت دیدہ دلیری اورڈھٹائی سے سینما کے حیاسوزاور مخرب اخلاق مناظر دیکھتی ہیں اور صد نفرین ولعنت ہے ان کے شوہروں پرکہ وہ انہیں روکتے تو کیا بلکہ خودلے جاتے، اوران کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

سینما کی ترویج سے پہلے عصمت فروش وآبروباختہ عورتوں کی مجلس میں کوئی وقعت وحیثیت نہ تھی لیکن سینما کی برکتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے آبروباختہ عورتوں کو ایک خاص پوزیشن دے دی ہے اب لوگ علانیہ رنڈیوں کی شان میں قصیدے لکھ رہے ہیں اورمدیران اخباران کی تصویریں اپنے پرچوں میں شائع کررہے ہیں ان تصویروں کے نیچے جہاں آراء بیگم، زبیدہ بانو، مختار بیگم اوراسی طرح کے دوسرے معزز نام درج ہوتے ہیں جن گھروں میں ان ذلیل فاحشہ عورتوں کا نام لینا بھی گناہ اورموجب شرم سمجھا جاتا تھا اب ان گھروں میں ان کی تصویریں آویزاں ہیں اورجن مجلسوں میں ان کا تذکرہ مکروہ خیال کیا جاتا تھا ان ہی مجلسوں میں اب فخریہ ان کے تذکرے کئے جاتے ہیں ان سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ سینما نے ہمارے ملک کی اخلاقی حالت کو کس طرح تباہ وبرباد کردیا ہے سینما سے ملک کے نوجوان جس طرح برباد ہورہے ہیں وہ ایک ناقابل برداشت مصیبت ہے وہ سینما میں ایکٹر سوں کو دیکھتے ہیں اوراپنی زندگی کو بھی انہی کی زندگی کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے بے اختیار ہوجاتے ہیں پھر ان کو اس کا خیال مطلق نہیں رہتا کہ ان کا گھر برباد ہوگا تجارت ملیا میٹ ہوگی تعلیم ادھوری رہ جائے گی اوروہ سب سے بے پرواہ رہ کرنگارخانوں کا طواف شروع کردیتے ہیں ملک کے دوردراز مقامات کے نوجوان کلکتہ اور بمبئی کا سفر کرتے ہیں اورایکٹر بننے کے لئے طرح طرح کے نقصانات اور مصائب والآم میں مبتلا ہوجاتے ہیں ان تمام والہانہ ایثاروقربانی سے ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ انہیں خوبرواور خوش ادا عورتوں کے ساتھ کام کرنے اوررہنے کا موقع مل جائے، یہ تو ہمارے ملک کے نوجوانوں کا حال ہے لیکن ملک کی عورتوں میں بھی یہ جذبہ تیزی سے پیدا ہورہا ہے چنانچہ وہ بھی اسٹیج ہوآنے اوراپنے حسن وشباب اورنازوادا کی نمائش کرنے کے لئے بےتاب و بیقرار ہورہی ہیں ان حالات میں ہندوستان کی شرافت کا خداہی حافظ ہے اخلاق وکرداراور عزت وشرافت کی بربادی کے ساتھ غریب ہندوستانیوں کی محنت ومزدوری کے پیسے جس بے دردی سے منائع ہورہے ہیں اس کے اندازے لےلئے فلم ایکٹروں اورایکٹریسوں کی تنخواہوں پر نظر ڈالئے کسی کی چار ہزارروپے ماہوار کسی کی تین ہزارروپے ماہوار کسی کی ڈھائی ہزارروپے ماہوار کسی کے دوہزار، فلموں کی تیاری کے دوسرے گرانقد مصارف وہ اس کے علاوہ ہیں اس سے اندازہ کیجیے کہ فلموں پر ماہانہ کتنا خرچ ہوتا ہوگا پھر جو سرمایہ دار فلم سازی پر اتنا سرمایہ خرچ کرتے ہیں وہ اس سے کتنا فائدہ حاصل کرتے ہوں گے اس سے اندازہ لگایئے کہ مفلس ہندوستان کے لئے سینما کس قدر غارت گراورتباہ کن ہے۔

ضرورت ہے کہ علماء کا طبقہ اس طرف توجہ کرے، اوراخبارات، مقررین، واعظین اپنے اپنے حلقہ اثر میں سینما کے نقصانات سے پبلک کو مطلع کرکے اس سے روکنے کی کوشش کر یں،، (اہلحدیث گزٹ بابت اکتوبر ۱۹۳۲ء سمہ)

نوٹ

جو مسلمان سینما بائیسکوپ کا کاروبار کرتے ہیں وہ ذرا اسلام کی تعلیم کی روشنی میں اپنے اس دھندے پر غور کریں اور انصاف کی عینک لگا کر دیکھیں کہ ان کا یہ دھندا حلال ہے یا حرام ؟

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد 2 ص 471

محدث فتویٰ